بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہم انصاری نے یہ ناول (اگر اور جیتے رہتے از ماہم انصاری) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (اگر اور جیتے رہتے از ماہم انصاری) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

اس نے ڈرائیو کرتے ہوئے کنکھیوں سے اپنے ساتھ بیٹھی زویا کو دیکھا جو خاموشی سے سر جھکائے اپنے ہاتھوں کی لکیروں میں جانے کیا تلاش کر رہی تھی۔اماں کھڑکی سے باہر دوڑتے بھوگتے مناظر کو اس طرح دیکھ رہی تھیں جیسے پہلی بار یہاں آئی ہوں۔ان کی طرح حماد بھی کھڑکی سے چپکا باہر جھانک رہا تھا۔

"کس مصیبت میں پھنس گیا یار!"وہ بری طرح کوفت کا شکار ہو رہا تھا۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ایک شے لینے آیا ہو اور اچانک ہی ایک شے کے ساتھ دو فری والے آفر کی وجہ سے دو اضافی اشیاء لے کر جا رہا ہو۔

"مگر یہ آفر ملنے والے کو تو خوشی محسوس ہوتی ہے؟"اس کے ذہن میں خیال ابھرا۔

"یہ دونوں کوئی شے تو نہیں ہیں۔کوئی چیز ہوتے تو شاید مجھے بھی خوشی ہوتی"اس نے سختی سے ہونٹ بھینچ لیے۔

"اکثر ہماری مدد وہاں سے ہوتی ہے جہاں سے مدد ملنے کا ہم نے گمان تک نہیں کیا ہوتا"اسے وجدان کی بات یاد آئی تو اس کی سچائی پر وہ حیران ہوا تھا۔واقعی!جب اسے زویا ملی تھی تب وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ جس تلاش میں مارا مارا پھر رہا ہے وہ تلاش یہاں آ کر ختم ہو گی۔اس نے ایک دفعہ پھر زویا کے جھکے سر کو دیکھا۔اس کی لمبی پلکوں کی جھالریں اس کی خوبصورت آنکھوں پر سایہ فگن تھیں۔

"آخر میں اس قدر کوفت کا شکار کیوں ہو رہا ہوں؟آخر کو میری محسن بھی تو یہی لڑکی ہے۔ اس لڑکی کے ذریعے ہی تو مجھے اماں مل پائی ہیں اور کتنا بڑا احسان کیا ہے اس لڑکی نے۔بغیر کسی

رشتے کے یہ ان کی دیکھ بھال کرتی رہی ہے۔ سڑک پر بھی وہ اسی وجہ سے تھی جب میری گاڑی سے اس کی ٹکر ہوئی تھی" صاف شفاف سڑک پر نگاہیں ٹکائے وہ سوچے جا رہا تھا۔

"میں کب سے اس دن کا انتظار کر رہی تھی۔ اب ہم سب ساتھ مل کر رہیں گے" اماں کی آواز نے اس کی سوچوں کے تسلسل کو توڑا تھا۔

"ہے نہ فائز؟" اسے خاموش دیکھ کر انہوں نے اسے مخاطب کیا۔

"جی" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا تھا۔ جو بھی تھا وہ ان اضافی افراد کو قبول نہیں کر پا رہا تھا۔

"عائزہ! تم اتنی خاموش کیوں ہو؟" اب کے انہوں نے عائزہ سے سوال کیا۔

"نہیں میں۔۔۔بس ویسے ہی" ان کے مخاطب کرنے پر وہ چونکی پھر دھیرے سے گویا ہوئی۔

"فائز! اب ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔ دکھوں کے سارے دن ختم ہو چکے ہیں اور اب خوشی کی گلابی صبح ہو چکی ہے۔ میں آج بہت خوش ہوں" ان کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ اس نے بیک ویو مرر میں نظر آتے ان کے چہرے کو ایک پل کے لیے دیکھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اسے یہاں ملیں گی وہ بھی اس حال میں! وہ اپنا دماغی توازن کھو چکی تھیں اور اس کی وجہ صرف فائز ہی تھا۔ اس کے دل میں ٹیسیں اٹھنے لگیں۔ خالدہ بیگم کو معلوم ہی نہیں تھا کہ ان کی پیاری بیٹی ان میں موجود نہیں ہے اور اس کا قاتل ان کے سامنے بیٹھا ہے۔

"اگر اماں ٹھیک ہو جائیں اور مجھے پہچان لیں؟" اس نے بے اختیار جھرجھری لی۔ اس کے انداز پر زویا نے چونک کر اسے دیکھا۔ اس یوں دیکھنے پر اس نے فوراً خود کو سنبھالا مبادا وہ اس کے حال سے واقف ہی نا ہو جائے۔

New Era Magazine

منزل قریب آچکی تھی۔ چوکیدار نے فائز کو دیکھتے ہی گیٹ کھول دیا۔اس نے گاڑی پورچ میں لے جا کر روک دی۔

"چلیں اماں" فائز نے اگنیشن سے چابی نکالتے ہوئے کہا۔

"ہاں بیٹا! عائزہ تم لوگ بھی آجاؤ" انہوں نے پیچھے مڑ کر ان دونوں سے کہا۔فائز اپنی طرف کا دروازہ کھول کر اتر آیا تھا اور اب اماں کی طرف کا دروازہ کھول کر انہیں نیچے اترنے میں مدد کر رہا تھا۔

"آپی ہم یہاں رہیں گے؟" حماد حیرت و تعجب سے اس عالیشان بنگلے کو دیکھ رہا تھا۔زویا نے فائز کے ساتھ پورچ سے نکل کر اندر داخل ہوتی اماں کو دیکھا۔

"نہیں حماد! یہ ہماری جگہ نہیں ہے" وہ قطعیت سے کہتی ہوئی گاڑی سے باہر نکل آئی۔ساتھ حماد کو بھی باہر آنے کا اشارہ کیا۔

"مگر کیوں آپی؟ اماں تو ہمیں اس لیے ہی لائی ہیں اور یہ خوبصورت لان! آپ کو علم ہے نا مجھے پودوں سے کتنا عشق ہے" حماد بھی باہر نکل آیا تھا اور دزدیدہ نظروں سے زویا کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جہاں پھیلے سخت تاثرات اس بات کے گواہ تھے کہ وہ یہاں کسی قیمت پر نہیں رکنے والی۔

"حماد! یہ سچ ہے کہ اماں ہمیں یہاں اسی مقصد سے لائی ہیں مگر جو آدمی اس جگہ کا مالک ہے وہ ایسا بالکل نہیں چاہتا اور یاد ہے نہ اماں کیا کہا کرتی تھیں؟" اس نے سوالیہ نظروں سے حماد کے چہرے کو دیکھا۔وہ اس دفعہ خاموش رہا۔

New Era Magazine

"اماں کہتی تھیں کہ کبھی بھی کسی کی مجبوری کا فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے۔فائز صاحب اماں کی وجہ سے ہمیں اپنے گھر میں رکھنے پر مجبور ہیں لیکن ہم تو مجبور نہیں کہ یہاں رکیں۔اس لیے چلو" اس نے مرکزی گیٹ کی سمت قدم بڑھادیے۔اس دفعہ حماد نے خاموشی سے اس کی تقلید کی تھی۔

"زویا!" فائز کی پکار نے ان دونوں کے متحرک قدموں کو روک دیا۔وہ تیز قدموں سے چلتا ان کے قریب آکھڑا ہوا۔

"ہاں میں مجبور ہوں مگر اتنا بھی نہیں۔میں اماں کی خوشی چاہتا ہو بس۔اگر وہ تم دونوں کے ساتھ خوش ہیں تو مجھے تم دونوں کو یہاں رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔اس سے اماں کی تنہائی بھی بٹ جائے گی۔تم میری محسن بھی ہو۔میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے اتنے دن اماں کا خیال رکھا۔بس سمجھ لو میں اس احسان کا بدلا اتارنا چاہتا ہوں جو تم نے مجھ پر کیا ہے" وہ جوان دونوں کو جانے کا کہنے آیا تھا زویا کے الفاظ نے اس کا ارادہ بدل ڈالا تھا۔اس کے خیالات بھی کسی حد تک بدل گئے تھے۔اس دفعہ وہ دل سے چاہتا تھا کہ وہ دونوں رک جائیں۔اس طرح اس کی پریشانی واقعی کسی قدر کم ہو جاتی۔

"دیکھیں فائز صاحب میں عائزہ نہیں ہوں اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"عائزہ!" اس کی بات پوری نہیں ہو سکی۔اماں بھی باہر چلی آئیں تھیں اور دور کھڑی اسے پکار رہی تھیں۔

"جی اماں" اس کے سینے سے ایک گہری سانس خارج ہوئی۔

"ابھی تک وہیں ہو تم دونوں۔اب آ بھی جاؤ"اس نے بے بسی سے اماں کا چہرہ دیکھا۔

"پلیز!"فائز نے ایک بار پھر التجاء کی۔

"آرہی ہوں اماں"اس نے چاروناچار حامی بھر لی تھی۔حماد کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا اور نہ وہ تو اتنے پیارے پودوں والے لان کو چھوڑ کر جانے کے خیال سے اداس ہو گیا تھا۔

"شکریہ"ایک عرصے بعد فائز کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی اور زویا!وہ ایک پل کو تھم سی گئی۔فائز کی خوبصورت مسکراہٹ نے اسے کئی لمحوں تک اپنے سحر میں جکڑے رکھا تھا۔

****

وہ گھر میں داخل ہوا تو اس نے ہاتھوں میں کئی شاپنگ بیگز تھامے ہوئے تھے۔اس کے پیچھے ہی حماد داخل ہوا تھا۔

"ہمیں یہاں بٹھا کر کہاں چلے گئے تھے بیٹا؟"اس پر نظر پڑتے ہی اماں نے سوال کیا۔اماں کے ساتھ ہی بیٹھی زویا نے بھی گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا۔

"کئی کام تھے اماں!آپ کے گھر بھی گیا تھا۔وہاں تالا ڈلوا آیا ہوں"اس نے قریب موجود صوفے پر سارے بیگز رکھ دیے اور حماد کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی اماں کے قریب بیٹھ گیا۔

"یہ اچھا کیا بیٹا تم نے۔جب میں عائزہ کی تلاش میں نکلی تھی تو خیال ہی نہ آیا کہ تالا ڈال دوں"انہوں نے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔فائز کے دل میں ٹیس اٹھی تھی۔اس بدنصیب عورت کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

"یہ سب کیا ہے؟"ان کی مظر صوفے پر دھرے بیگز پر پڑی تو وہ ذہن میں ابھرتے خیالات سے چونکا۔

"ہاں! یہ۔۔۔۔۔۔"اس نے آگے بڑھ کر نیلے رنگ کا بیگ اٹھایا پھر اسے اماں کی سمت بڑھاتے ہوئے بولا۔

"یہ آپ کے لیے ہے"

"میرے لیے؟"وہ حیران ہوئیں پھر بیگ تھام کر اس میں موجود سوٹ باہر نکالے۔

"اتنے سارے کپڑوں کی کیا ضرورت تھی بیٹا؟گھر پر پڑے تو تھے اتنے سوٹ۔وہی لے آتے"ان کے انداز پر وہ مسکرا دیا۔

"لیکن اب آپ یہ سوٹ ہی پہنیں گی اور اب آپ کی تمام ضرورتیں میں ہی پوری کروں گا" وہ دوبارہ ان کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے بولا۔

"جزاک اللہ۔اللہ تمہیں ہمیشہ خوش اور آباد رکھے"ان کی دعا نے بہت تیزی سے فائز کی پلکیں نم کی تھیں۔زویا نے بہت واضح طور پر اس کی پلکوں کو نم ہوتے دیکھا تھا۔اس کے ذہن میں اس حوالے سے بے شمار سوالات تھے مگر وہ چاہ کر بھی نہیں پوچھ سکتی تھی۔

"اور فائز بھائی نے مجھے بھی بہت کچھ دلایا ہے"حماد نے خوشی خوشی ایک شاپر اٹھا کر اس میں سے چیزیں نکالیں۔

"حماد!"زویا نے تنبیہی نظروں سے اسے گھورا۔

"کیا ہو گیا ہے؟تم یہ سب کس طرح لے سکتے ہو؟"اس نے سخت لہجے میں سوال کیا۔

New Era Magazine

"کیا ہو گیا ہے عائزہ؟ وہ اپنے بیٹے پر پیسے خرچ نہیں کرے گا تو کس پر کرے گا؟" اماں کے چہرے سے ان کی حیرت عیاں تھی جبکہ ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"ہاں واقعی!" فائز نے ان کی تائید میں سر ہلایا۔ وہ خجل سی ہو گئی۔ تو وہ حماد کو ان دونوں کا بیٹا سمجھ رہی تھیں۔

"افففف!" اس نے بے اختیار اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔

"کیا ہوا؟ طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری؟" اماں ایک دم پریشان ہوا ٹھیں۔

"میں۔۔میں ٹھیک ہوں" اس نے سنبھل کر جواب دیا۔ جب یہاں رہنے کی حامی بھر ہی لی تھی تو یہ سب بھی برداشت کرنا تھا۔

"عائزہ کے لیے کچھ نہیں لائے کیا فائز؟" ان کے سوال نے زویا کو مزید کوفت میں مبتلا کیا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے اماں!" اس نے قریب پڑا گلابی رنگ کا شاپر زویا کی سمت بڑھایا۔ اس نے بے بسی سے فائز کو دیکھا۔ وہ اس کی حالت بخوبی سمجھ رہا تھا مگر وہ بھی اسی کی طرح مجبور تھا۔ ویسے بھی یہ سب کرنا اس کے لیے کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ اپنے گھر رکھا تھا تو یہ ذمہ داری بھی نبھانی تھی۔ ظاہر ہے اب اپنے گھر رکھ کر وہ اسے سڑکوں پر بھیک تو نہیں مانگنے دے سکتا تھا۔ چند لمحے خاموشی کی نظر ہو گئے۔

"اب تھام بھی لو۔ نہ جانے کیا ہو گیا ہے اس لڑکی کو" اماں نے ساکت بیٹھی زویا کا کاندھا ہلایا۔ اس نے سپاٹ چہرے کے ساتھ شاپر تھام لیا۔ حماد اپنے سامان میں سے چند کھلونے نکال کر لان کی سمت چل دیا۔

"اب نہا کر ان میں سے کوئی جوڑا پہن لو۔نہ جانے کیسا حلیہ بنایا ہوا ہے" ان کی نئی فرمائش پر وہ جھنجھلا ہی تو گئی جبکہ فائز کے ہونٹوں پر بے اختیار ہی مسکراہٹ امڑی تھی۔

"جاؤ بھی" وہ دوبارہ گویا ہوئیں۔اس کا دل چاہا وہ اٹھے اور اس بنگلے سے نکلتی چلی جائے مگر۔۔۔۔۔۔۔۔

"سامنے والی سیڑھیوں سے اوپر جا کر تیسرا کمرا تمہارا ہے" اس کا لہجہ اور آواز دونوں دھیمے تھے مبادا اماں کمرے کا شو بھی نا بنالیں۔اس نے کھا جانے والی نظروں سے فائز کو دیکھا پھر شاپر لے کر کمرے کی سمت چل دی۔

****

وہ لاؤنج میں صوفے پر براجمان لیپ ٹاپ پر بزی تھا جب اس کی نظر کچن سے نکلتی زویا پر پڑی۔

اس نے نہا کر فائز کے لائے جوڑوں میں سے گرین کلر کا سوٹ پہنا تھا۔لمبے بالوں کو گیلا ہونے کی وجہ سے اس نے یونہی کھلا چھوڑ دیا تھا۔گرین دوپٹے کے حالے میں لپٹا اس کا چہرہ بالکل ہی بدلا بدلا سا محسوس ہوا۔اس کا رنگ قدرے سانولا تھا مگر نقوش بہت ہی دلکش پائے تھے اس نے۔وہ غیر ارادی طور پر اسے دیکھے گیا۔شاید زویا کو بھی اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس ہوا تھا تب ہی اس نے بھی پلٹ کر فائز کو دیکھا۔وہ نرمی سے مسکرا دیا۔زویا نظریں پھیر کر کمرے میں غائب ہو گئی۔

"کیا کوئی بھکارن ایسی بھی ہو سکتی ہے؟ بھکارنوں والی کوئی بات ہی نہیں ہے اس میں" اس نے دوبارہ لیپ ٹاپ پر نظریں جماتے ہوئے سوچا۔

"کہیں اس کا تعلق کسی طرح کے کرمنل گینگ سے تو نہیں ہے؟" نہ جانے کیوں اسے یہ خیال آیا تھا۔

"خیر چھوڑو۔ مجھے کیا۔ حامد سے کہوں گا اس پر نظر رکھے" اس نے فیصلہ کرتے ہوئے اپنا سارا دھیان دوبارہ کام کی سمت لگا دیا۔

******

"اسلام علیکم" کال رسیو ہوتے ہی اس نے سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام۔ خیریت تو ہے؟ تم گئے تین دن کے لیے تھے اب ایک ہفتہ ہونے کو ہے۔ تمہارا کوئی پتا ہی نہیں" اس نے چھوٹتے ہی سوال کیا۔

"تم ٹھیک کہتے تھے میرے دوست! واقعی ہماری مدد وہاں سے ہوتی ہے جہاں سے مدد ملنے کی ہمیں امید تک نہیں ہوتی" وہ مسرت سے گویا ہوا۔

"کیا تمہاری تلاش ختم ہو گئی؟" وجدان کا لہجہ حیرت و خوشی سے کانپ گیا۔ اس نے فائز کی پریشانیاں ختم ہو جانے کے لیے کتنی دعائیں کی تھیں یہ تو وہ ہی جانتا تھا۔

"ہاں میرے بھائی! مجھے اماں مل گئی ہیں" اس نے گلاس ڈور کھولتے ہوئے وجدان کو آگاہ کیا۔

"الحمدللہ! تمہیں فوراً شکرانے کے نوافل ادا کرنے چاہیے فائز" اس نے حیرت اور خوشی کے عالم میں ہمیشہ کی طرح اسے مشورہ دیا۔

"تمہاری صحبت نے مجھے اتنا تو سکھا دیا ہے۔ادا کر چکا ہوں "اس کا ہر انداز بتا رہا تھا کہ وہ کتنا پر سکون ہے۔

"تو تم نے ان سے معافی بھی مانگ لی ہو گی؟"اس کے سوال پر فائز ایک پل کو خاموش سا ہو گیا۔

"وجدان!"کئی لمحوں کی خاموشی کے بعد اس کے لبوں سے یہی لفظ ادا ہو سکا تھا۔

"ہاں بولو"وہ فائز کے انداز سے ہی جان گیا تھا کہ کوئی بات ہے۔

"وہ اس حالت میں نہیں ہیں کہ میں ان سے معافی مانگ سکوں"وہ دھیمے لہجے میں گویا ہوا۔

"کیا ہوا ہے انہیں؟"وجدان بری طرح پریشان ہوا۔اتنے کم عرصے میں وہ دونوں اس قدر قریب آچکے تھے کہ اسے فائز کی ہر پریشانی اپنی پریشانی معلوم ہوتی تھی۔

"وہ جسمانی طور پر ٹھیک ہیں مگر اپنا دماغی توازن کھو چکی ہیں۔انہیں وہ کچھ یاد نہیں جو عائزہ اور میری شادی کے بعد ہوا تھا۔انہیں یاد ہی نہیں کہ میں نے ان کے ساتھ کیا کیا تھا"وہ افسردگی سے بولا۔

"وہ تمہیں کہاں ملی تھیں؟"وجدان نے چند لمحوں کے وقفے کے بعد سوال کیا۔

"ایک بھکارن کی کٹیا میں"اس کے جواب پر وہ شاکڈ ہی تو رہ گیا۔

"واقعی؟"وجدان نے شاک کے عالم میں تصدیق چاہی۔

"ہاں۔ وہ اس بھکارن کو عائزہ سمجھتی ہیں اور اس کے چھوٹے بھائی کو ہمارا بیٹا۔ وہ ان دونوں کو بھی یہاں لے آئی ہیں۔ میں نے نہیں سوچا تھا کہ وہ مجھے اس طرح ملیں گی" وہ صوفے پر گر سا گیا۔

"تم ان کا علاج کرواؤ" اس کے مشورے پر فائز سیدھا ہو بیٹھا۔

"اگر میں نے ان کا علاج کروایا تو انہیں سب یاد آجائے گا اور پھر تم جانتے ہو کیا ہو گا" اس کے لہجے سے موت کا خوف صاف محسوس کیا جا سکتا تھا۔

"تو کیا تم انہیں اسی طرح جینے دو گے؟" وجدان کے سوال پر وہ چند لمحے لاجواب سا بیٹھا رہا۔

"تم دوبارہ وہی غلطی دوہرانے لگے ہو فائز! اگر آج سے چند سال پہلے تم اپنا گناہ قبول کرنے کے لیے خالدہ بیگم کے پاس گئے تھے تو اب کیوں کمزور پڑ رہے ہو؟ اس وقت اگر خالدہ بیگم ٹھیک ہوتیں تو تب بھی وہی ہوتا جو اب ان کے ٹھیک ہونے کے بعد ہو گا۔ فائز! بہتر ہے کہ ہمیں اپنے گناہوں کی سزا دنیا میں ہی مل جائے" وہ دھیمے لہجے میں اسے سمجھا رہا تھا۔ فائز گہری سانس لیتے ہوئے صوفے پر ہی لیٹ گیا۔

"شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو" اس کا انداز ہار ماننے والا تھا۔

"مگر میں فیصلہ نہیں کر پا رہا" چند لمحوں کے وقفے کے بعد وہ دوبارہ گویا ہوا۔

"جب ہم فیصلہ نا کر پا رہے ہوں تو اس کا بہترین حل یہ ہے کہ ہم اللہ پاک سے مدد مانگیں۔ دعا کریں۔ تمہیں معلوم ہے کیا صحیح ہے۔ بس اللہ رب العزت سے اس صحیح کام کو کرنے کی ہمت مانگو" وجدان نے آفس سے نکل کر پارکنگ میں موجود گاڑی کی سمت قدم بڑھائے۔

"میرے لیے دعا کرنا" اس نے التجاء کی۔

"میری ہر دعا میں تم شامل ہو میرے بھائی" فائز کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ وجدان کی اسی محبت نے تو اسے پہلے دن سے اپنا گرویدہ بنا لیا تھا۔

"اچھا اب میں فون بند کر رہا ہوں۔ خیال رکھنا اپنا" وجدان نے اگنیشن میں چابی گھماتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ" اس کے دل پر موجود بوجھ کسی قدر ہلکا ہو چکا تھا۔

"اللہ حافظ" دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔ فائز نے فون ایک طرف ڈال کر آنکھیں بند کر لیں۔ کچھ لمحوں بعد وہ وضو کرنے کے ارادے سے باتھروم کی سمت بڑھا تھا۔

****

(جاری ہے)

New Era Magazine

نوٹ

اگراور جیتے رہتے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیوایرا میگزین)

New Era Magazine